82551-اہل سنت کے مخالف عقیدہ پر مبنی کتابیں فروخت کرنے والے کو کمپیوٹر پروگرام بیچنا

سوال

ہماری کمپنی پروگرام (سٹوروں اور حساب وکتاب رکھنے والے) فروخت کرتی ہے، اس وقت ہمیں ایک پروگرام کا آرڈر ملا ہے جس ایک سٹیشنری میں موجودہ کتاب اور فروخت کردہ اشیاء کا حساب رکھنے کے لیے ہے، اس کا مالک بدعتی ہے اوران لوگوں میں سے ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر سب وشتم کرتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پر لعن طعن کرتے ہیں.

اس دوکان کا مالک اپنے خاص مسلک کی کتابیں فروخت کریگا جن میں شرعی مخالفات پائی جاتی ہیں، کیا ہمارے لیے انہیں یہ پروگرام فروخت کرنا جائز ہے، اور کیا ہم پر کوئی گناہ ہوگا ؟

اور کیا اگر ہم اسے پروگرام فروخت کردیتے ہیں توکیا ہم اس گناہ اور باطل عقیدہ کے نشر کرنے میں معاون ومددگار ہونگے ؟

حالانکہ وہ یہ کتابیں صرف اپنے مسلک کے پیروکاروں کوہی فروخت کرے گا، ہم توصرف اس کی فروخت ہونے والی اشیاء کی ترتیب اور حساب رکھنے میں معاونت کرینگے، یہ علم میں رہے کہ اس وجہ سے ہم اپنی فروخت ہونے والی اشیاء کے نفع میں سے بہت زیادہ صدقہ بھی کرینگے.

پسندیدہ جواب

اگر آپ کو یہ علم ہو کہ اس پروگرام سے اللہ تعالی اروا س کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی و معصیت میں مد اور تعاون لیا جا رہا ہے توپھر آپ کے لیے ایسے شخص کو یہ پروگرام فروخت کرنا جائز نہیں، مثلا سودی بنکوں یا جواہل سنت کے عقیدہ کے مخالف کتابیں فروخت کرتا ہو؛ کیونکہ ایسا کرنے میں گناہ اور ظلم وزیادتی میں تعاون ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم نیکی و بھلائی اور خیر کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور گناہ اور ظلم وزیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو}.المآئدۃ (2).

اور فقہاء کرام کا یہ فیصلہ ہے کہ جس کے متعلق علم ہوجائے کہ یہ اسے معصیت ونافرمانی میں استعمال کریگا تواسے وہ چیز فروخت کرنی یا کرایہ پر دینی جائز نہیں ہے :

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور اس کا اجمالی طور پر یہ ہے کہ :
جس شخص کے متعلق یہ اعتقاد ہو کہ وہ اس سے شراب کشید کریگا تو اسے جوس فروخت کرنا حرام ہے، پھر وہ کہتے ہیں : اور ہر اس چیز کا حکم بھی اسی طرح ہے جس سے حرام کا مقصد ہو، مثلا حربی کافروں کو اسلحہ فروخت کرنا، یا ڈاکہ ڈالنے والے لٹیروں کو، یا فتنہ وفساد میں، اور اسی طرح گانے کے لیے لونڈی فروخت کرنا، یا اسے اجرت پر بھی دینا، یا شراب کشید کرنے کے لیے گھر کرایہ پر دینا، یا چرچ اور کنیسہ بنانے کے لیے گھر کرایہ پر دینا، اور اس طرح کی دوسری اشیاء تو یہ حرام ہے، اور ایسا معاہدہ باطل ہو گا" انتہی.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (154/4
).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"جس چیز سے حرام کام کرنے کا مقصد
ہو وہ چیز فروخت کرنی صحیح نہیں، مثلا اگر علم ہو جائے کہ جوس شراب کشید کرنے کے لیے خریدا جا رہا ہے، جیسا کہ امام احمد وغیرہ کا مسلک ہے، یا اس کے متعلق گمان ہو کہ وہ اس سے شراب کشید کریگا، یہ امام احمد کا ایک قول ہے اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ : اصحاب (امام احمد کے اصحاب) کا کہنا ہے :

اگر مالک مکان یہ گمان کرے کہ کرایہ
دار اسے کسی معصیت کے لیے کرایہ پر لے رہا ہے مثلا شراب فروخت کرنے کے لیے یا کوئی اور حرام کام تو اسے وہ گھر کرایہ پر دینا جائز نہیں، اور اس کا کرایہ کا معاہدہ صحیح نہیں ہوگا، اور کرایہ اور فروخت کرنا برابر ہے" انتہی.

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری (5/
388).

ان کا یہ بھی کہنا ہے :

"اور ہر وہ لباس جس کے متعلق یہ گمان ہو کہ اس سے معصیت و نافرمانی میں مدد لی جائیگی تو اسے ایسے شخص کے لیے فروخت کرنا یا سلائی کر کے دینا جو اس سے معصیت و نافرمانی اور ظلم میں مدد حاصل کرے جائز نہیں" انتہی.

دیکھیں : شرح العمدۃ (386/4).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس سے حرام کام لینا مقصد ہو، اور وہ معاملہ جو معصیت کی طرف لے جائے وہ حرام ہے، اگر کسی خریدار کے متعلق یہ علم ہو جائے کہ وہ اس سے یہ (حرام) کام کرنا چاہتا ہے تو اسے وہ چیز فروخت کرنی جائز نہیں" انتہی.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (213/9).

محترم سائل کو یہ بات جان لینی چاہیے کہ جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترک کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس کے نعم البدل میں اس سے بھی اچھی اور بہتر چیز عطا فرماتا ہے، جیسا کہ یہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور یہ کہ اللہ تعالی کے پاس جو اجر و ثواب اور جنت ہے وہ صرف اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے ہی حاصل کی جا سکتی ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :

"بلاشبہ روح القدس نے میرے دل میں یہ بات القاء کی ہے کہ کوئی بھی جان اس وقت تک فوت نہیں ہوگی جب تک کہ وہ اپنا وقت پورا نہ کر لے، اور اپنی ساری روزی حاصل نہ کر لے، تو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور طلب میں اچھا طریقہ اختیار کرو، اور تم میں سے کسی ایک کو روزی میں تاخیر اور کمی اس پر نہ ابھار دے کہ وہ اللہ تعالی کی نافرمانی کر کے روزی تلاش کرنے لگے، کیونکہ اللہ تعالی کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا"

اسے ابو نعیم نے "الحلیۃ" میں ابو
امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح
الجامع حدیث نمبر (2085) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

**.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا
تقوی اختیار کرے اللہ تعالی اس کے لیے چھٹکارے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی
وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر
توکل اور بھروسہ کرے تو اللہ تعالی اس کو کافی ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا
کرکے ہی رہیگا، یقینا اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے}**.الطلاق
.(3-2)

ہم اللہ تعالی سے اپنے اور آپ کے لیے
سیدھی راہ کی توفیق طلب کرتے ہیں.

واللہ اعلم.